© rasailojaraid.com



# بچوں کی اصلاح وتربیت

(مترجمہ مولوی محمد امین صاحب شوق مبارکپوری متعلم مدرسہ رحمانیہ)

"مختارات جرجی زیدان" میں بچوں کی اصلاح و تربیت کے متعلق ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کے بعض غیر ضروری حصص کو حذف کرکے اس کا خلاصہ ناظرین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق جو اصول اس میں بیان کیے گئے ہیں صاحب اہل و عیال حضرات اس پر خاص توجہ سے غور کرینگے۔

انسان میں فطرۃً چند ایسی قوتیں موجود ہیں جو اسے بھلائی یا برائی کی طرف لے جاتی ہیں۔ اگر اس کا میلان بھلائی کی طرف ہے اور اسیوقت تعلیم و تربیت کی طرف توجہ کی گئی تو اس کے دل میں ایک نورانی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور تعلیم کی مداومت اس کیفیت کو فطرت کی صورت میں بدلنے پر کامیاب ہو جاتی ہے اگر برائی کی طرف میلان ہے اور ابتدا ہی سے برائیوں کی مذمت اور بھلائیوں کی فضیلت کا سکہ اس کے دل پر بٹھایا گیا تو ارتکاب معاصی پر دلیرانہ اقدام کرنے کی چنداں جرأت نہ ہوگی، اور کرتے ہوئے خائف ہو کر اجتناب کی بھی سعی پیہم کریگا گرچہ اسکی رذالت پسند طبیعت اسے بار بار اپنے مسموم اثرات کی پذیرائی پر برانگیختہ کریگی لیکن تعلیم و تربیت کے اثر سے اسکا وقوع شاذ ہی ہوگا۔

بسا اوقات انسان میں فضائل کے ایسے جراثیم ہوتے ہیں کہ اگر جلد از جلد ان کی طرف توجہ نہ کیگئی تو وہ مبارک جراثیم زائل ہو جاتے ہیں۔ جیسے کوئی نحیف اور کمزور آدمی ورزش وغیرہ کے ذریعہ اپنے بدن کی مقدار میں غیر معمولی اضافہ کرلیتا ہے۔ اور روزمرہ کا مشاہدہ بھی شاہد ہے کہ ورزش اور ڈنڈ، مگدر کے ذریعہ جسم میں کافی اضافہ ہو جاتا ہے جس کی توقع بھی بہت کم ہوتی ہے۔ لیکن اگر کوئی قوی الجثہ انسان اپنی قوت پر اعتماد کرکے اپنی قوت کی کماحقہ نگہداشت نہ کرے تو تھوڑے زمانہ میں اس کی جسمانی کیفیت بدل جاتی ہے اور چند دنوں میں ہی نحیف اور کمزور ہو کر رہ جاتا ہے۔

انسان کی تربیت و اصلاح کیوقت دو قوتوں (قوت عاقلہ اور اخلاق) کا خاص طریقہ سے خیال رکھنا چاہیے یہ دونوں قوتیں اخیر عمر تک ایک ہی حالت میں رہتی ہیں اور ان میں تبدیلی بالکل غیر ممکن ہے اگر کسی شخص میں یہ اوصاف بدرجہ اتم پائے جائیں تو وہ غیر معمولی شخصیت کا حامل ہوتا ہے لیکن فطرت کے اصول کے مطابق ان دونوں صفتوں کا کسی ایک ذات میں جمع ہونا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ بڑے سے بڑے ماہرین فلسفہ و ریاضیات اور اعلیٰ سے اعلیٰ اہل دماغ کو جو علوم و فنون کا ماہر ہو۔ دیکھئے تو معلوم ہوگا وہ اپنی تمام قابلیتوں کیساتھ اپنے اخلاق کے اعتبار سے بالکل پست ہے لیکن بہت سے جاہل اور غیر تعلیم یافتہ حضرات اپنے اخلاق کے اعتبار سے بلند درجہ رکھتے ہیں کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض پست اخلاق تعلیم یافتہ لوگ اپنے علم کی مدد سے اپنے اخلاق کی کسی حد تک

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



اصلاح کر لیتے ہیں لیکن بہت کم۔

مذکورہ بالا سطور سے آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ بچوں میں عقل و اخلاق دو ایسی چیزیں ہیں جن کی طرف ابتدائے تربیت ہی سے خیال رکھنا ازبس ضروری ہے۔

اگر والدین نے عقل کی جانب بر وقت چنداں توجہ نہ کی تو اس کا تدارک بذریعہ مدرسہ کیا جا سکتا ہے لیکن اخلاقی حالت کا تدارک عہد طفولیت میں بہت ضروری ہے کیونکہ بچپن کے بعد تربیت کا اثر بہت کم ہوتا ہے۔ اور اخلاق ہی ایسی چیز ہے جس پر انسانیت کی حیات مستقبلہ کے تاریک اور روشن ہونیکا دارومدار ہے اور اخلاق ہی کا کرشمہ ہے کہ انسان کو سعید یا بدبخت بناتا ہے یا نافع ضار سے دوچار کراتا ہے۔

والدین کو اپنے ان بچوں سے مسرور اور خوش نہ ہونا چاہیے جو اپنی خداداد ذہانت و فراست کے باعث اپنے ہم سنوں سے علم و فضل میں سبقت لیجاتے ہیں۔ لیکن ان کے اخلاق نہایت برے اور حیا سوز ہوتے ہیں اسلئے کہ انکی ذہانت و فراست اور علمی ترقی انکی بدخلقی کی مکافات ہرگز نہیں کر سکتی۔ کیا متکبر اور کاذب انسان کو زیادہ سے زیادہ لغتوں کا ازبر کر لینا اور علوم کے انتہائی منزل پر گامزن ہو جانا کچھ مفید ہو سکتا ہے؟ یا جبوقت اس کی اخلاقی حالت اچھی نہ ہو تو کیا اس کا علم اسے کچھ نفع پہنچا سکتا ہے؟ پس والدین کے اولین واجبات سے اخلاق کی درستگی کیطرف رجوع کرنا ہے۔ خصوصاً ماؤں کو، اسلئے کہ صغر سنی میں مائیں ہی زیادہ تر اسکے دیکھ بھال کی ذمہ دار ہوتی ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ تربیت اولاد کا معنی یہ ہے کہ والدین بچوں کے اندر خوبیوں اور بھلائیوں کی محبت، اور برائیوں ورذالتوں سے نفرت کا جذبہ پیدا کریں۔ لیکن یہ معنی اصل مفہوم کی پوری وضاحت نہیں کرتا اسلئے میرے خیال میں اس کی صحیح تعبیر وہ ہے جو ذیل کی عبارت میں بیان کی گئی ہے۔

(عَلِّمِ ابْنَكَ الصِّدْقَ وَالتَّرْتِيبَ وَالْمُحَافَظَةَ عَلَى الْوَقْتِ وَبُغْضَ الْكِبْرِيَاءِ) یعنی بچوں کو سچائی و راستبازی کی تعلیم دیجائے، کاموں کے انجام دینے میں نظم و ترتیب کا خوگر بنایا جائے، وقت کی قدر کرنا سکھایا جائے کبر و غرور کی برائیاں ذہن نشین کرائی جائیں۔ اسلئے کہ سچائی ہی تمام خوبیوں کی جڑ اور بھلائیوں کی اساس ہے۔ صادق شخص کسی حال میں بھی خائن، چور، زانی، دہوکہ باز، چغلخور نہیں ہو سکتا۔ اور جبوقت تم سچائی سے کام کروگے تو تمہاری آبرو اور مال و اسباب سب کچھ مامون و محفوظ ہوں گے اور لوگ بھی تمہاری سچائی کی وجہ سے تمہارے ساتھ ہر قسم کا معاملہ کرنے کو تیار رہیں گے۔

**ترتیب**۔ کاموں کے منظم اور درست ہونیکی اساس اور بنیاد ہے۔ جس بچے کو لڑکپن سے ہر چیز کو اس کی جگہ میں قرینے اور ترتیب سے رکھنے کی عادت ہو جائیگی وہ جوان بلکہ پوری زندگی میں ہر کام کو نہایت خوش اسلوبی اور سلیقے سے انجام دیگا۔ اور اسی میں اپنی ساری عافیت کا راز مضمر تصور کریگا۔ اور جب تک ہر چیز کو اپنی جائے مقررہ پر سلیقے سے نہ رکھ لیگا۔ اسوقت تک اسکے دل پر ایک قسم کا توحش طاری رہیگا۔

جس بچے کو اس کی ماں بچپن ہی سے اس بات کی تعلیم دیتی رہے کہ اپنے کپڑوں کو اتار کر زمین پر جہاں چاہے نہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



پھینک دیا کرے بلکہ ایسی جگہ جو کپڑے رکھنے کیلئے مخصوص کر دی گئی ہو مثلاً الگنی یا کیل پر آویزاں کر دیا کرے اور مدرسہ سے فرصت پاکر جب وقت گھر آئے تو اپنی کتابوں اور بستوں کو ایسے مقام میں نہ رکھدے کہ دوسری صبح کو مدرسہ جاتے وقت دیر تک تلاش کرنے کے بعد ملے۔ ایسا شخص اپنے تجارتی کاروبار، حساب وکتاب اور دیگر معاملات کو ترتیب و تنظیم اور سلیقہ مندی کے ساتھ انجام دے سکیگا۔ اور اسی طرح اس کے اوراق، دفاتر اور دولت و ثروت کے ضائع ہونیکا خطرہ و اندیشہ باقی نہ رہے گا۔

اور جو شخص محافظت وقت کا عادی ہو اور فرصت کے اوقات کو بیکاری میں ضائع نہ کرے بلکہ ان اوقات میں کوئی نہ کوئی کام کرے تو وہ فقر اور محتاجی کا شکار ہونے سے ضرور محفوظ رہے گا۔

**تکبر**۔ اس دنیاوی زندگی کی راہ میں فراخی عیش اور وسعت رزق سے مانع ہے۔ تم کسی کامل الفن کو دیکھو جو اپنی صنعت میں مہارت کاملہ اور ید طولیٰ رکھتا ہو اگر اس نے بڑے بڑے دعاوی کرنے شروع کر دیئے تو تمہیں اس کی ذات سے نفرت پیدا ہو جائے گی اور اس کی صنعت سے کسی قسم کا فائدہ اٹھانے کے بجائے اسے بری اور نہایت حقارت کی نظر سے دیکھنے لگوگے اور اس سے معاملہ کرنے سے دور بھاگوگے۔ اگر تم اس کی مجالست سے رغبت یا نفرت کی بابت اپنے معلومات کے مطابق تحلیلی بحث و تمحیص کرو تو یقیناً تم ایسے نتیجے پر پہنچوگے جس میں کبر اور تواضع کا ایک زبردست دخل نظر آئیگا۔ اسلئے کہ متکبر ہر جگہ ہر حال میں نہایت ذلیل اور مکروہ سمجھا جاتا ہے۔ اور متواضع، منکسر المزاج ہر حال میں ہر شخص کے نزدیک مقبول و محبوب رہتا ہے اور تم کسی ایسے شخص کو نہ پاؤگے جو متکبر سے دوستی یا اس کے ساتھ میل جول اور مخالطت و معاملات پر صبر کر سکے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ متکبر جاہل ہوتا ہے گرچہ دنیا کے سارے علوم و فنون پر حاوی کیوں نہ ہو، اور جدید و قدیم فلسفہ کے اندر کامل مہارت کیوں نہ رکھتا ہو۔ اس کے جاہل ہونیکی یہی بہت بڑی دلیل ہے کہ وہ خود اپنے نفس کی مقدار اور حیثیت کو نہیں سمجھتا۔ اگر تم ان مقولوں کی نوعیت اور علت پر غور کرو فلاں ثقیل الروح یا خفیف الروح ہے تو ان میں بھی تکبر اور تواضع کا عنصر غالب نظر آئیگا۔ متکبر جو بلند دعاوی کا خوگر ہوتا ہے لوگ اس کو جماعتی حیثیت سے بوجھ اور بار تصور کرتے ہیں۔ اور متواضع اس کے بالکل برعکس ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ جہاں رہتا ہے مقبول عام ہوتا ہے۔ اور اس حیثیت سے انسانی زندگی میں جو فوائد و نقصانات حاصل ہو سکتے ہیں کسی سے مخفی اور پوشیدہ نہیں۔

---

**اعلان** ۔ (۱) محدث کیلئے ہمیشہ ٹکٹوں کے بجائے منی آڈر بھیجا کریں۔ (۲) منی آڈر کی کوپن پر بھی اپنا نمبر خریداری یا پورا پتہ اردو یا انگریزی صاف صاف ضرور لکھا کریں۔ (۳) خط و کتابت کے وقت بھی اپنا خریداری نمبر ضرور لکھا کریں۔ (۴) بعض حضرات بجائے خریداری نمبر کے رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۲۰۴ لکھدیا کرتے ہیں جو بالکل بے کار ہے یہ نہ لکھا جائے (۵) جوابی امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنے ضروری ہیں ورنہ جواب کی امید نہ رکھیں۔ (۶) دفتر سے رسالے پوری احتیاط سے بھیجے جاتے ہیں اسلئے بعد میں پہنچے ہم سے نہ طلب کریں۔ (مینیجر)

© rasailojaraid.com